سمیع اللہ حقانی عفی عنہ

جمع و ترتیب: یحییٰ صیب

(دار الافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی)

1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طلاق میں مستعمل ہونے والے کنایہ الفاظ اور ان کا حکم

نمبر شمار	الفاظ کنایہ	حکم	مراجع
۱	آخری فیصلہ کر دیا (فائنل کر دیا)	اگر طلاق کی کوئی صفت بائنہ یا مغلظہ ذکر نہیں کی تو اس صورت میں طلاق رجعی واقع ہوگی۔ اگر مطلب یہ ہے کہ طلاق مغلظہ دیدی تو طلاق مغلظہ واقع ہوگی۔ اگر مطلب یہ ہے کہ بائن دیدی تو بائن واقع ہوگی۔ اگر یہ مطلب ہے کہ میں اس کو اب کبھی نہیں بلاؤنگا (اگرچہ طلاق بھی نہیں دی) تو اس لفظ سے کچھ واقع نہیں ہوا[1]۔	فتاویٰ محمودیہ: ۱۲/۴۹۳
۲	میری طرف سے فیصلہ ہے	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی۔ اسی طرح مذاکرہ طلاق یا حالت غضب میں بلانیت طلاق بائن واقع ہو جائے گی[2]۔	۱۔ فتاویٰ محمودیہ: ۱۲/۵۷۳ ۲۔ فتاویٰ عثمانی: ۲/۳۷۱
۳	"میں نے تجھ کو آزاد کیا" "تم آزاد ہو"	بحکم صریح، طلاق رجعی واقع ہوگی[3]۔	۱۔ فتاویٰ محمودیہ: ۱۲/۳۵۲، ۱۲/۵۰۴ ۲۔ امداد الفتاویٰ: ۲/۴۲۹ ۳۔ فتاویٰ رحیمیہ: ۸/۳۰۳ ۴۔ فتاویٰ عباد الرحمن: ۳/۵۱۵ ۵۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۶/۴۵۵ ۶: فتاویٰ حقانیہ: ۴/۷۷۴ ۷۔ مسائل بہشتی زیور: ۱/۵۱۶
۴	میری طرف سے آزاد ہے	اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔	خیر الفتاویٰ: ۵/۹۸

[1] "ویقع بباقیها أي باقي ألفاظ الکنایات المذکورة البائن إن نواها أو الثنتین وثلاث إن نواه۔" (الدر المختار: ۲/۳۰۲،۳۰۴، کتاب الطلاق، باب الکنایات، ط: سعید)

[2] "کنایته عند الفقهاء ما لم یوضع له أي الطلاق واحتمله وغیره ف الکنایات لا تطلق بها قضاء إلا بنیة أو دلالة الحال۔" (الدر المختار: ۲/۲۹۶،۲۹۷، کتاب الطلاق، باب الکنایات، ط: سعید)

[3] "قوله سرحتك وهو رهاء کردم لأنه صار صریحا في العرف علی ما صرح به نجم الزاهدي الخوارزمي في شرح القدوري اهـ وقد صرح البزازي أولا بأن حلال الله علي حلال بالعربیة أو الفارسیة لا یحتاج إلی نیة حیث قال ولو قال حلال أیزدبروي أو حلال الله علیه حرام لا حاجة إلی النیة وهو الصحیح المفتی به للعرف وأنه یقع به البائن لأنه المتعارف ثم فرق بینه وبین سرحتك فإن سرحتك کنایة لکنه في عرف الفرس غلب استعماله في الصریح فإذا قال رها کردم أي سرحتك یقع به الرجعي مع أن أصله کنایة أیضا وما ذاك إلا لأنه غلب في عرف الناس استعماله في الطلاق۔" (رد المحتار، ۲/۲۹۹، کتاب الطلاق، باب الکنایات، ط: سعید)

جمع وترتیب: یحییٰ حبیب

(دار الافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی)

نمبر شمار	الفاظ کنایہ	حکم	مراجع
۵	میرا تیرا کوئی واسطہ نہیں	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی [4]۔	۱۔ فتاویٰ محمودیہ: ۵۰۵/۱۲ ۲۔ کفایت المفتی: ۱۶۹/۸ ۳۔ امداد الفتاویٰ: ۴۲۲/۲ ۴۔ فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲۴۳/۹ ۵۔ امداد المفتیین: ۵۲۶ ۶۔ آپ کے مسائل اور انکا حل: ۴۵۸/۶
۶	"ہم سے کچھ تعلق نہیں" "میرا اور تمہارا تعلق ختم"	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی [5]۔	۱۔ فتاویٰ محمودیہ: ۵۵۴/۱۲ ۲۔ فتاویٰ رحیمیہ: ۳۰۲/۸ ۳۔ فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲۴۳/۹ ۴۔ خیر الفتاویٰ: ۱۵۶/۵ ۵۔ امداد المفتیین: ۵۲۶
۷	مجھ کو تیری ضرورت نہیں	کوئی طلاق واقع نہیں ہوگی اگرچہ طلاق کی نیت ہو [6]۔	۱۔ فتاویٰ محمودیہ: ۵۵۱/۱۲ ۲۔ فتاویٰ عثمانی: ۳۶۷/۲ ۳۔ فتاویٰ حقانیہ: ۴۷۷/۴ [7] ۴۔ کتاب الفتاویٰ: ۶۱/۴
۸	اس کی مجھے ضرورت نہیں	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی [8]۔	فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲۴۱/۹
۹	اب ہم کو ضرورت نہیں	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی۔	عزیز الفتاویٰ: ۴۹۱
۱۰	مجھ پر حرام ہے	طلاق بائن واقع ہوگی اگرچہ طلاق کی نیت نہ ہو [9]۔	۱۔ فتاویٰ محمودیہ: ۵۱۶/۱۲ ۲۔ فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳۰۲/۹ ۳۔ فتاویٰ عباد الرحمٰن: ۵۳۲/۴ ۴۔ امداد المفتیین: ۵۲۳ ۵۔ فتاویٰ عثمانی: ۳۷۶/۲ ۶۔ مسائل بہشتی زیور: ۵۱۶/۱

---

[4] "وفي الفتاوى: لم يبق بيني وبينك عمل، ونوى، يقع، كذا في العتابية۔" (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الفصل الخامس في الكنايات، ۳۷۶/۱، ط: رشيدية)

[5] "وفي الفتاوى: لم يبق بيني وبينك عمل، ونوى، يقع، كذا في العتابية۔" (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الفصل الخامس في الكنايات، ۳۷۶/۱، ط: رشيدية)

[6] "ولو قال لا حاجة لي فيك ينوي الطلاق فليس بطلاق۔" (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الفصل الخامس في الكنايات، ۱/۳۷۵، ط: رشيدية)

[7] احتیاط اس میں ہے کہ یہ الفاظ کنایات میں داخل کر کے بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو۔

[8] "ولو أكد بالقسم أو سئل ألك امرأة فقال لا تطلق اتفاقا وإن نوى۔

قال ابن عابدين رحمه الله: ومثله قوله لم أتزوجك أو لم يكن بيننا نكاح أو لا حاجة لي فيك بدائع لكن في المحيط ذكر الوقوع في قول لا عند سؤاله۔" (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطلاق، ۲۸۳/۲، ط: سعيد)

[9] "والحرام في الأصل كناية يقع بها البائن لأنه لما غلب استعماله في الطلاق لم يبق كناية، ولذا لم يتوقف على النية أو دلالة الحال۔" (رد المحتار، ۲۹۶/۲، ط: سعيد)

Scanned with CamScanner

نمبر شمار	الفاظ کنایہ	حکم	مراجع
۱۱	عورت کو آزاد کر چکا ہوں	باعتبار عرف طلاق رجعی واقع ہو گی [15]۔	فتاویٰ محمودیہ: ۵۱۵/۱۲
۱۲	کلُّ حلال علی حرام	بلانیت بھی طلاق بائن واقع ہو جائے گی [11]۔	خیر الفتاویٰ: ۱۰۶/۵
۱۳	میری طرف دیکھنا حرام ہے	کنایات میں سے نہیں، کوئی طلاق واقع نہیں ہو گی۔	فتاویٰ محمودیہ: ۵۱۱/۱۲
۱۴	"آج سے تم میرے اوپر حرام ہو" "مجھ پر حلال دنیا حرام ہو گی"	بلانیت بھی طلاق بائن واقع ہو جائے گی [12]۔	آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۴۵۳/۶
۱۵	"نکاح سے الگ کر دی" "زوجیت سے علیحدہ کر دیا"	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو گی [13]۔	۱۔ فتاویٰ محمودیہ: ۵۴۰/۱۲ ۲۔ فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳۱۰/۹
۱۶	"اپنی عورت کو اپنے سے الگ کرتا ہوں" "میں نے الگ کر دی"	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو گی [14]۔	فتاویٰ محمودیہ: ۵۴۱/۱۲
۱۷	میرے نکاح سے علیحدہ کرتا ہوں	طلاق رجعی واقع ہو گی [15]۔	فتاویٰ رحیمیہ: ۲۹۳/۸ [16]
۱۸	میں طلاق بائن کے ذریعہ زوجیت سے الگ کرتا ہوں	طلاق بائن واقع ہو گی [17]۔	فتاویٰ محمودیہ: ۵۴۳/۱۲
۱۹	تو میری بیوی نہیں، میں تیرا شوہر نہیں	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو گی [18]۔	امداد المفتیین: ۵۲۳
۲۰	"تو میرے نکاح میں نہیں رہی" "یہ میری بیوی نہیں" "یہ عورت میری بیوی نہیں ہے، میری ماں بہن ہے"	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو گی [19]۔	۱۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۴۵۷/۶ ۲۔ جامع الفتاویٰ: ۱۹۰/۱۰

---

[15] حوالہ نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیں۔

[11] "رجل قال کل حلال علی حرام أو قال کل حلال أو قال حلال الله أو قال حلال المسلمین وله امرأة ولم ینو شیئا اختلفوا فیه، قال الشیخ الامام أبوبکر محمد بن الفضل الفقیه أبو جعفر و أبوبکر الاسکاف و أبوبکر بن سعید رحمهم الله تعالیٰ تبین امرأته بتطلیقة واحدة ان نویٰ ثلاث فثلاث وان قال لم أنو به الطلاق لا یصدق قضاء لأنه صار طلاقا عرفا۔" (فتاویٰ قاضی خان برحاشیه فتاوی هندیة: ۵۱۹/۱، رشیدیة)

[12] حوالہ نمبر ۱۱ ملاحظہ فرمائیں۔

[13] "لا تطلق بها إلا بنیة أو دلالة الحال-------وهي بائن، بتة، بتلة، حرام، خلیة، بریئة یحتمل النسبة إلی الشر أي بریئة من حسن الخلق ویحتمل أن أنت بریئة عن النکاح۔" (البحر الرائق، کتاب الطلاق، ص:۵۱۸ ۵۲۳-، ج: ۳، ط: رشیدیة)

[14] حوالہ نمبر ۱۳ ملاحظہ فرمائیں۔

[15] "وقد مر أن الصریح ما غلب في العرف استعماله في الطلاق بحیث لا یستعمل عرفا إلا فیه من أي لغة کانت---الخ" (ویقع بها) أي بهذه الألفاظ وما بمعناها من الصریح (واحدة رجعیة)" (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الصریح، ص: ۲۵۲-۲۲۸، ج: ۲، ط: سعید)

[16] چونکہ ہمارے عرف میں یہ لفظ طلاق کے لیے استعمال ہوتا ہے، اس لیے بلا کسی نیت کے اس سے طلاق واقع ہو گی۔ (رحیمیہ)

[17] "وإذا قال لها أبرأتك عن الزوجیة یقع الطلاق من غیر نیة في حالة الغضب وغیره کذا في الذخیرة۔" (الفتاوی الهندیة، کتاب الطلاق، باب الکنایات، ۳۷۶/۱، رشیدیة)

[18] "ولو قال ما أنت لي بامرأة أو لست لك بزوج ونوی الطلاق یقع عند أبي حنیفة رحمه الله تعالیٰ۔" (الفتاوی الهندیة، کتاب الطلاق، باب الکنایات، ۳۷۵/۱، رشیدیة)

[19] "قال ولو قال لا نکاح بیننا یقع الطلاق والأصل أن نفي النکاح أصلا لا یکون طلاقا بل یکون جحودا ونفي النکاح في الحال یکون طلاقا إذا نوی وما عداه فالصحیح انه علی هذا الخلاف۔" (رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الکنایات، ص: ۲۸۳، ج: ۳، ط: سعید)

Scanned with CamScanner

۲۱	جاؤ! تو میری نہیں	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو گئی[20]۔	فتاوی عباد الرحمٰن: ۵۳۰/۳
۲۲	تو میری منکوحہ نہیں	بہ نیت طلاق سے طلاق رجعی واقع ہو گی۔	احسن الفتاوی: ۱۳۲/۵
۲۳	کسی کے سامنے اگر کہا کہ "میری بیوی نہیں ہے"	نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا، طلاق واقع نہیں ہوئی[21]۔	فتاوی حقانیہ: ۴۷۶/۴
۲۴	میں نے نکاح نہیں کیا	ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی[22]۔	خیر الفتاوی: ۲۴۷/۵
۲۵	چھوڑ دیا	۱۔ بحکم صریح، طلاق رجعی واقع ہو گی[23]۔	۱۔ فتاوی محمودیہ: ۳۴۰/۱۲ ۲۔ امداد الفتاوی: ۴۵۶/۲ ۳۔ فتاوی عباد الرحمٰن: ۵۲۸/۳ ۴۔ فتاوی حقانیہ: ۴۷۹/۴ ۵۔ فتاوہ عثمانی: ۳۶۱/۲ ۶۔ فتاوی رحیمیہ: ۲۹۶/۸ ۷۔ احسن الفتاوی: ۱۶۶/۵ ۸۔ امداد المفتیین: ۵۱۲ ۹۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۴۳۹/۶ ۱۰۔ خیر الفتاوی: ۲۰۲/۵ ۱۱۔ جامع الفتاوی: ۱۷۱/۱۰
		۲۔ بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو گی[24]۔	۱۔ فتاوی دار العلوم دیوبند: ۲۴۱/۹ ۲۔ کفایت المفتی: ۴۹/۸
۲۶	چھوڑ چکا ہوں، چھوڑی	مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ نے ایک سوال کے جواب میں "چھوڑ چکا ہوں" کو فارقتک پر محمول کرتے ہوئے طلاق بائن کہا، اور دوسرے سوال کے جواب میں "چھوڑ دی" کو سرحتک پر محمول کرتے ہوئے طلاق رجعی کا کہا۔	عزیز الفتاوی: ۴۸۵
۲۷	میں تیکوں چھوڑا	بحکم صریح ہے، طلاق رجعی واقع ہو گی[25]۔	خیر الفتاوی: ۱۴۴/۵
۲۸	میں نے صاف دل سے چھوڑ دیا	تین طلاق واقع ہو گئیں۔	امداد الاحکام: ۳۸۴/۲

---

[20] "(كنايته ما لم يوضع له واحتمله وغيره، لا تطلق به إلا بنية أو دلالة الحال۔۔۔ فنحو اخرجي واذهبي وقومي) أي من هذا المكان لينقطع الشر فيكون ردا أو لأنه طلقها فيكون جوابا۔" (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ص: ۲۹۶-۲۹۸،ج: ۳،ط: سعيد)

[21] حوالہ نمبر ۸ ملاحظہ فرمائیں۔

[22] حوالہ نمبر ۸ ملاحظہ فرمائیں۔

[23] حوالہ نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیں۔

[24] "فالكنايات لا تطلق بها قضاء إلا بنية أو دلالة الحال۔" (الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ص: ۳/۲۹۶،ط: سعيد)

[25] حوالہ نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیں۔

Scanned with CamScanner

۲۹	قطعی کر چکا ہوں	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو گی[26]۔	فتاوی محمودیہ: ۱۲/۵۱۶
۳۰	ایک دو تین	۱۔ نیت طلاق یا مذاکرہ طلاق میں اگر یہ الفاظ ادا کیے تو تین طلاق واقع ہو نگی[27]۔ ۲۔ اگر کہیں عرف ہو تو بلا نیت تین طلاق واقع ہو جائینگی[28]۔	۱۔ فتاوی محمودیہ: ۱۲/۳۶۳ ۲۔ خیر الفتاوی: ۵/۲۱۵ ۳۔ فتاوی رحیمیہ: ۸/۲۷۹ فتاوی رحیمیہ: ۸/۲۹۵
۳۱	ایک دو تین، تو میری ماں بہن ہے	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو گی۔ مذاکرہ طلاق میں بھی طلاق واقع ہو جائے گی[29]۔	۱۔ فتاوی دار العلوم دیوبند: ۹/۲۸۴ ۲۔ احسن الفتاوی: ۵/۱۷۶-۱۷۱
۳۲	ایک دو تین، جا تو مجھ سے خلاص ہے	طلاق مغلظہ واقع ہو گی[30]۔	خیر الفتاوی: ۵/۱۱۱
۳۳	ایک دو تین تم آزاد ہو	عرف کی وجہ سے صریح ہو گئے، تین طلاق واقع ہو نگی[31]۔	فتاوی حقانیہ: ۴/۴۸۴[32]
۳۴	ایک دو تین، میرے گھر سے چلی جا	اگر ایک دو تین کہتے ہوئے طلاق کے الفاظ نہیں نکالے تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔	امداد الاحکام: ۲/۳۹۰
۳۵	ایک دو تین، تم طلاق ہو	ایک طلاق ہو گی، عدد لغو ہو گا[33]۔	فتاوی حقانیہ: ۴/۳۶۱
۳۶	عورت نے کہا کہ مجھے طلاق دو، شوہر نے کہا: تم چاہو تو ہزار مرتبہ یا کہا کہ: ایک دو تین	جب تک طلاق کے الفاظ نہیں کہے، طلاق واقع نہیں ہو گی[34]۔	امداد المفتیین: ۵۱۹
۳۷	تین نوٹ دے کر کہا کہ تجھے طلاق ہے	تین نوٹ دینا قرینہ ہے تین طلاق کا، تین واقع ہو نگی[35]	احسن الفتاوی: ۵/۱۸۸
۳۸	جاؤ! تم کو تین ہے	بہ نیت طلاق سے تین طلاق واقع ہو نگی	کتاب الفتاوی: ۳/۸۵
۳۹	میں نے تمہیں فارغ کر دیا	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو گی	آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۶/۴۵۹

---

[26] "قوله (كبتة) من البت بمعنى القطع فيحتمل ما احتمله البائن وأوجب سيبويه فيه الألف واللام وأجاز الفراء إسقاطهما أو بتلة من البتل وهو الانقطاع۔" (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ص: ۳/۳۰۰، ط: سعيد)

[27] "ولو قال لامرأته أنت بثلاث قال ابن الفضل إذا نوى يقع۔ ولو قال أنت مني ثلاثا طلقت إن نوى أو كان في مذاكرة الطلاق۔" (رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ص: ۲۷۶،۲۷۵، ج:۳، ط: سعيد)

[28] حوالہ نمبر ۱۵ ملاحظہ فرمائیں۔

[29] ,[30] حوالہ نمبر ۲ ملاحظہ فرمائیں۔

[31] حوالہ نمبر ۵ ملاحظہ فرمائیں۔

[32] فتاوی حقانیہ میں مذکور ہے کہ "تم آزاد ہو" کے الفاظ کو فقہاء نے عرف کی بناء پر طلاق صریح کے معنی میں لیا ہے۔ اگرچہ بظاہر جملہ مذکورہ میں عدد اور معدود کا کوئی تعلق نہیں، دونوں ایک دوسرے سے مغایر ہیں مگر عرف نے دونوں کو ایک کر دیا ہے، اسی طرح آزاد اگرچہ کنائی ہے مگر عرف نے ان کو الفاظ صریح میں استعمال کیا ہے، اس لیے مذکورہ الفاظ "أنت طالق ثلاثا" کی طرح ہیں۔

[33] "(والطلاق يقع بعدد قرن به لا به) نفسه عند ذكر العدد وعند عدمه الوقوع بالصيغة۔"
یہ حوالہ اس بات کا ہے اگر کوئی شخص یوں کہے کہ "تم ایک دو تین طلاق یا تم طلاق ایک دو تین" تو اس سے تین طلاق واقع ہو نگی۔ اگر کہے "ایک دو تین تم طلاق ہو یا تم طلاق ہو ایک دو تین"، ایسی حالت میں "تم طلاق ہو" مستقل جملہ مبتدا و خبر ہو کر عدد سے بظاہر اس کا کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا۔ اس لیے عدد لغو ہو کر ایک طلاق واقع ہو گی۔ (فتاوی حقانیہ)

[34] "قالت المرأة لزوجها طلقني فقال الزوج أن شئت ألف مرة لا يقع شيء۔" (فتاوى قاضى خان، كتاب الطلاق)

[35] مفتی رشید احمد لکھتے ہیں کہ لفظ "طلاق" عدد کا احتمال رکھتا ہے، اسی لیے اشارہ قرینہ ہے نیت پر۔ (احسن الفتاوی)

Scanned with CamScanner

نمبر	الفاظ	حکم	حوالہ
۴۰	تو فارغ ہے	عند القرینہ بلا نیت طلاق بائن واقع ہو گی[36]۔	احسن الفتاوی: ۱۸۸/۵
۴۱	میں تم کو حق زوجیت سے خارج کرتا ہوں	طلاق بائن واقع ہو جائے گی[37]۔	آپ کے مسائل انکا حال: ۴۵۷/۶
۴۲	میری زوجہ کو فارغ البال کر دیں	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو جائے گی	فتاوی دار العلوم دیوبند: ۲۹۴/۹
۴۳	"تو میری ماں ہے" "تو میری ماں بہن ہے"	ا۔ جملہ لغو ہے، طلاق واقع نہیں ہو گی[38]۔ ۲۔ حذف اداۃِ تشبیہ کی صورت میں بھی بہ نیت یا عرف طلاق سے طلاق بائن ہو جاتی ہے، آجکل عرف میں یہ الفاظ صرف طلاق ہی کے لیے متعین ہیں، لہٰذا بدونِ نیت بھی طلاق بائن ہو جائے گی۔	ا۔ عزیز الفتاوی: ۴۸۷ ۲۔ فتاوی رشیدیہ: ۴۷۶ ۳۔ فتاوی عثمانی: ۳۶۸/۲ ۴۔ امداد المفتیین: ۵۱۱ احسن الفتاوی: ۱۸۵،۱۸۶/۵
۴۴	تو میری بہن کی طرح ہے	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو گی[39]۔	عزیز الفتاوی: ۴۸۷
۴۵	تو میری ماں بہن کی جگہ ہے	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو گی[40]۔	ا۔ امداد المفتیین: ۵۲۹ ۲۔ کفایت المفتی: ۱۶۵/۸
۴۶	آج سے تم مجھ پر میری ماں اور بہن ہو	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو گی[41]۔	آپ کے مسائل اور انکا حل: ۳۶۰/۶
۴۷	تم آپ کا اور میرا رشتہ ختم ہو چکا ہے	طلاق یا مذاکرہ طلاق سے طلاق بائن واقع ہو جائے گی[42]۔	احسن الفتاوی: ۱۹۳/۵
۴۸	تجھے ماں بہن بناتا ہوں، میرے سامنے سے دور ہو جا	طلاق یا دلالتِ حال سے طلاق بائن واقع ہو گی[43]۔	احسن الفتاوی: ۱۸۰/۵
۴۹	ہمارا رشتہ میاں بیوی والا ختم	طلاق بائن واقع ہو گی[44]۔	فتاوی عثمانی: ۳۶۹/۲
۵۰	میرا تیرا کوئی رشتہ نہیں، تیری مرضی آئے سو کر	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو گی[45]۔	فتاوی محمودیہ: ۵۵۰/۱۲
۵۱	تیرا میرا معاملہ ختم	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو گی[46]۔	خیر الفتاوی: ۱۰۳/۵
۵۲	میری طرف سے بالکل ختم ہے	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو گی[47]۔	فتاوی محمودیہ: ۵۷۰/۱۲

---

36 "فارغ ہے" کا مفہوم "بائن، بریۃ، خلیۃ" کے متقارب ہے، یہ الفاظ رد اور جواب دونوں کا احتمال رکھتے ہیں، اس لیے نیتِ طلاق کا ہونا ضروری ہے۔ البتہ احسن الفتاوی میں مفتی رشید احمد صاحب نے عرف کی وجہ سے "فارغ ہے" میں رد کے امکان کو مسترد کیا ہے اور صرف جواب کے لیے مستعمل ہونے کو لکھا ہے، اس لیے بلا نیت بھی عند القرینہ طلاق واقع ہو جائے گی۔

37 "ولو قال أنا بريء من نكاحك يقع الطلاق إذا نوى۔" (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ۳۷۶/۱، رشيدية)

38 "(وإن نوى بأنت علي مثل أمي) أو كأمي وكذا لو حذف علي خانية (برا أو ظهارا أو طلاقا صحت نيته) ووقع ما نواه لأنه كناية (وإلا) ينو شيئا أو حذف الكاف (لغا) وتعين الأدنى أي البر يعني الكرامة۔" (الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الظهار، ص: ۴۷۰/۳، ط: سعيد)

39،40،41،43 گزشتہ حوالہ نمبر ۳۸ ملاحظہ فرمائیں۔

42،44،45،46،47 "ولو قال لها لا نكاح بيني وبينك أو قال لم يبق بيني وبينك نكاح يقع الطلاق إذا نوى--- وفي الفتاوى لم يبق بيني وبينك عمل ونوى يقع" (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ۳۷۵/۱، رشيدية)

Scanned with CamScanner

۵۳	تو مجھ سے ختم ہے	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[48]۔	کتاب الفتاوی: ۳/۸۳
۵۴	بس اب یہ شادی ختم، کسی کو بلاؤ اپنے گھر سے وہ آکر تمہیں لے جائے	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[49]۔	اشرف الفتاوی: ۲۲۲
۵۵	آج یہاں اب سے تمہاری اور میری ختم	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[50]۔	اشرف الفتاوی: ۲۱۵
۵۶	میرے گھر سے نکل جا	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[51]۔	۱۔ فتاوی محمودیہ: ۱۲/۵۵۲ ۲۔ فتاوی حقانیہ: ۴/۳۷۵ ۳۔ کفایت المفتی: ۸/۱۶۵ ۴۔ فتاوی دار العلوم دیوبند: ۹/۲۴۵
۵۷	تم ہمارے گھر سے چلی جاؤ	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[52]۔	۱۔ فتاوی محمودیہ: ۱۲/۵۵۷ ۲۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۶/۴۳۱ ۳۔ امداد المفتیین: ۵۲۳
۵۸	"تو چلی جا" "جا چلی جا"	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[53]۔	۱۔ فتاوی عثمانی: ۲/۳۶۸ ۲۔ احسن الفتاوی: ۵/۱۶۶
۵۹	"تو میکے چلی جا" "اپنے باپ کے یہاں چلی جا" تم اپنی ماں کے گھر چلی جا"	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[54]۔	۱۔ فتاوی محمودیہ: ۱۲/۵۵۱ ۲۔ کفایت المفتی: ۸/۱۶۲ ۳۔ فتاوی حقانیہ: ۴/۴۷۵ ۴۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۶/۴۵۵ ۵۔ فتاوی عباد الرحمن: ۳/۵۲۵ ۶۔ فتاوی دار العلوم دیوبند: ۹/۲۵۵
۶۰	میری طرف سے جواب ہے	طلاق کی نیت یا دلالت حال سے طلاق بائن واقع ہوگی[55]۔	۱۔ فتاوی دار العلوم دیوبند: ۹/۲۷۳ ۲۔ خیر الفتاوی: ۵/۱۸۶ ۳۔ امداد الفتاوی: ۲/۴۳۵
۶۱	جواب دے دیا	۱۔ طلاق کی نیت یا دلالت حال سے طلاق بائن واقع ہوگی[56]۔ ۲۔ عرف میں طلاق کے لیے مستعمل ہے، لہٰذا طلاق رجعی واقع ہوگی۔	فتاوی محمودیہ: ۱۲/۵۸۰ احسن الفتاوی: ۵/۱۹۲

[48,49,50] "ولو قال لها لا نكاح بيني وبينك أو قال لم يبق بيني وبينك نكاح يقع الطلاق إذا نوى--- وفي الفتاوى لم يبق بيني وبينك عمل ونوى يقع" (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ۱/۳۷۵، رشيدية)

[51,52,53] "وحاصل ما في الخانية أن من الكنايات ثلاثة عشر لا يعتبر فيها دلالة الحال ولا تقع إلا بالنية: حبلك على غاربك، تقنعي، تخمري، أستتري، قومي، اخرجي، اذهبي الخ" (البحر الرائق، كتاب الطلاق، ۳/۵۲۶، رشيدية)

[54] "وقوله الحقي بأهلك يحتمل الطلاق لأن المرأة تلحق بأهلها إذا صارت مطلقة، ويحتمل الطرد والإبعاد عن نفسه مع بقاء النكاح وإذا احتملت هذه الألفاظ الطلاق وغير الطلاق فقد استتر المراد منها عند السامع، فافتقرت إلى النية لتعيين المراد

جمع وترتیب: یحییٰ حبیب
(دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی)

نمبر	الفاظ	حکم	حوالہ
۶۲	"میری زوجہ میرے کام کی نہیں" "جاتو میرے کام کی نہیں، مجھے اپنے نفس کا اختیار ہے۔"	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی۔	ا۔ امداد المفتیین: ۵۲۳ ۲۔ عزیز الفتاوی: ۴۹۱
۶۳	میں اس سے بیزار ہوں	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[57]۔	ا۔ امداد المفتیین: ۵۲۳ ۲۔ کفایت المفتی: ۸/۱۷۲
۶۴	"میں نے نکاح توڑ دیا" "ہمارے ساتھ نکاح ٹوٹ گیا"	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[58]۔	ا۔ فتاوی محمودیہ: ۱۲/۵۵۹ ۲۔ خیر الفتاوی: ۵/۲۱۹
۶۵	میں نکاح کو فسخ کرتا ہوں	بہ نیت طلاق یا قرینہ طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[59]۔	خیر الفتاوی: ۵/۹۵
۶۶	"تم اپنا نکاح دوسرے سے کرلو" "میں اپنا عقد کر رہا ہوں، تم اپنی لڑکی کا دوسرا عقد کرلو" "لڑکی والوں سے کہیں کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح کہیں اور کرلیں" "دوسرا خاوند تلاش کرلو"	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[60]۔	ا۔ امداد المفتیین: ۵۲۰ ۲۔ فتاوی محمودیہ: ۱۲/۳۹۱، ۱۲/۵۳۶ ۳۔ خیر الفتاوی: ۵/۸۵
۶۷	دوسرا رشتہ قائم کرنے کی اجازت دیتا ہوں	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[61]۔	فتاوی محمودیہ: ۱۲/۵۳۷
۶۸	نکال دیا، جہاں دل چاہے چلی جا	بہ نیت طلاق یا مذاکرہ طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[62]۔	ا۔ فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۹/۲۴۴ ۲۔ امداد الفتاوی: ۲/۴۳۵
۶۹	تیرے لیے چاروں راستے کھلے ہیں، جس طرف چاہو چلی جاؤ	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[63]۔	فتاوی حقانیہ: ۴/۳۸۰
۷۰	طلاق چاہتی ہے؟ بیوی نے کہا: 'ہاں'، شوہر نے کہا: 'چلی جا'	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی۔	فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۹/۳۰۰
۷۱	تو نکل جا	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[64]۔	فتاوی محمودیہ: ۱۲/۳۵۷
۷۲	بیوی سے لا دعوی ہوں	اگر عرف ہو تو بمثل 'حرام' کے صریح طلاق ہے، بلا نیت بائن واقع ہو جائے گی۔	احسن الفتاوی: ۵/۱۳۹

---

[57] حوالہ نمبر ۵۵ ملاحظہ فرمائیں

[58-59] "ولو قال لها لا نكاح بيني وبينك أو قال لم يبق بيني وبينك نكاح يقع الطلاق إذا نوى". (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ۱/۳۷۵، رشيدية)

[60-61] "ولو قال تزوجي ونوى الطلاق أو الثلاث صح وإن لم ينو شيئا لم يقع كذا في العتابية---ولو قال لها اذهبي فتزوجي تقع واحدة إذا نوى فإن نوى الثلاث تقع الثلاث۔" (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ۱/۳۷۶، رشيدية)

[62-64] "(كنايته ما لم يوضع له واحتمله وغيره، لا تطلق به إلا بنية أو دلالة الحال--- فنحو اخرجي واذهبي وقومي) أي من هذا المكان لينقطع الشر فيكون ردا أو لأنه طلقها فيكون جوابا۔" (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ص: ۲۹۶-۲۹۸، ج: ۳، ط: سعيد)

[63] "رجل قال لامرأته أربعة طرق عليك مفتوحة لا يقع بهذا شيء وإن نوى إلا إذا قال خذي أي طريق شئت وقال نويت الطلاق". (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ۱/۳۷۶، رشيدية)

Scanned with CamScanner

۷۳	مجھے اس کی زوجیت کا دعویٰ نہیں	بہ نیت طلاق سے طلاق رجعی واقع ہوگی[65]۔	عزیز الفتاوی: ۳۸۶
۷۴	جہاں چاہے دوسرا خاوند بنالے	بہ نیت طلاق یا مذاکرہ طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[66]۔	احسن الفتاوی: ۱۳۶/۵
۷۵	میری بیوی کو اجازت ہے کہ وہ دوسرا خاوند بنالے	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[67]۔	فتاوی حقانیہ: ۴۷۷/۴
۷۶	میری طرف سے آزاد ہو جس سے چاہو شادی کرو	اگر عورت نے دوسرے سے شادی کرنے کی خواہش کی تو اس پر طلاق بائن ہوگی ورنہ نہیں[68]۔	فتاوی محمودیہ: ۵۱۱/۱۲
۷۷	"وہ مجھے نہیں چاہیے" "ایسی بیوی مجھ کو درکار نہیں"	ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی اگرچہ طلاق کی نیت ہو[69]۔	۱۔ فتاوی حقانیہ: ۴۸۰/۴ ۲۔ احسن الفتاوی: ۱۶۷/۵
۷۸	بیوی میرے لائق نہیں رہی	طلاق واقع نہیں ہوتی[70]۔	امداد المفتیین: ۵۳۰
۷۹	"میں تجھے نہیں رکھتا" "میں اس لڑکی کو اپنے یہاں نہیں رکھنا چاہتا"	ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی[71]۔	فتاوی محمودیہ: ۵۴۶/۱۲
۸۰	تو جان اور تیرا کام	یہ الفاظ ظاہر میں خلیہ بریہ کے ہم معنی ہیں، لہٰذا بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[72]۔	عزیز الفتاوی: ۴۹۰
۸۱	تجھے چھٹی ہے	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی۔	خیر الفتاوی: ۱۹۵/۵
۸۲	تم میرے تن سے جدا ہو	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[73]۔	خیر الفتاوی: ۱۸۴/۵
۸۳	تو مجھ سے جدا ہو	عرف میں طلاق کے لیے مستعمل ہیں۔	فتاوی حقانیہ: ۴۷۸/۴
۸۴	میں بیوی سے رہا	بہ نیت طلاق یا غضب اور مذاکرہ طلاق سے طلاق بائن واقع ہو جائے گی۔	خیر الفتاوی: ۱۳۰/۵
۸۵	تو جہنم میں جا	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو جائے گی[74]۔	امداد المفتیین: ۵۳۱

---

63 عزیز الفتاوی اور امداد المفتیین (ص: ۵۲۳) میں ایک ہی عنوان ہی باندھا گیا ہے "میں تیرا شوہر نہیں"، حوالہ بھی دونوں جگہ ایک ہی استعمال ہوا ہے، حوالے کے الفاظ بھی ایک ہیں، عزیز الفتاوی میں شامی کی عبارت ہے اور امداد المفتیین میں ہندیہ کی، عزیز الفتاوی میں طلاق رجعی کا حکم لگایا ہے اور امداد المفتیین میں طلاق بائن کا۔

عزیز الفتاوی میں مذکور حوالہ: "لست لك بزوج أو لست لي بامرأة أو قالت له لست لي بزوج فقال صدقت طلاق إن نواه۔" وفي الشامي: "وأشار بقوله طلاق إلى أن الواقع بهذه الكناية رجعي، كذا في البحر من باب الكنايات"۔ (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ص: ۲۸۳-۲۸۲، ج: ۳، ط: سعيد)

66 "كنايات الطلاق لا يقع بها إلا بنية أو بدلالة الحال، ويقع بائناً إلا اعتدي واستبرئي رحمك وأنت واحدة فيقع بها واحدة رجعية. والفاظ البائن قوله: أنت بائن، بتة، بتلة، حرام، حبلك على غاربك، خلية، برية، الحقي بأهلك، وهبتك لأهلك، سرحتك، فارقتك، أمرك بيدك، تقنعي، استتري، أنت حرة، اغربي، اخرجي، ابتغي الأزواج۔" (الاختيار لتعليل المختار، ۱۳۲/۳، دار الفكر العربي)

67,68 حوالہ نمبر ۶۰ ملاحظہ فرمائیں

69 "ولو قال لا حاجة لي فيك ينوي الطلاق فليس بطلاق"۔ (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ۳۷۵/۱، رشيدية)

70-71 "إذا قال لا أريدك أو لا أحبك أو لا أشتهيك أو لا رغبة لي فيك فإنه لا يقع وإن نوى في قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى" (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ۳۷۵/۱، رشيدية)

" ولو قال لا حاجة لي فيك لا يقع الطلاق وإن نوى لأن عدم الحاجة لا يدل على عدم الزوجية"۔ (بدائع الصنائع، كتاب الطلاق، فصل في الكناية)

72 حوالہ نمبر ۶۶ ملاحظہ فرمائیں۔

73 "وألحق أبو يوسف رحمه الله تعالى بخلية وبرية وبتة وبائن وحرام أربعة أخرى ذكرها السرخسي في المبسوط وقاضي خان في الجامع الصغير وآخرون وهي لا سبيل لي عليك لا ملك لي عليك خليت سبيلك فارقتك۔" (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ۳۷۵/۱، رشيدية)

"ولو قال لامرأته دور باش از من يقع إذا نوى۔" (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ۳۸۷/۱، رشيدية)

74 "اذهبي إلى جهنم يقع إن نوى، خلاصة۔" (الدر المختار، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ص: ۲/۲۱٤، ط: سعيد)

Scanned with CamScanner

۸۶	عمر بھر صورت نہیں دیکھوں گا	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو جائے گی۔	امداد المفتیین: ۵۲۸[75]
۸۷	میری طرف سے طلاق ہے، اب مجھ سے پردہ کرو	بلانیت طلاق بائن واقع ہو جائے گی[76]۔	امداد المفتیین: ۵۲۵
۸۸	تیری رہی سہی کو طلاق	اگر عرف میں یہ الفاظ طلاق کے لیے مستعمل ہیں تو طلاق رجعی واقع ہو گی۔	فتاوی محمودیہ: ۱۲/۳۷۱
۸۹	اپنے اپنے گھر جاؤ	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو گی[77]۔	فتاوی محمودیہ: ۱۲/۵۰۳
۹۰	مجھ پر طلاق ہے	بلانیت طلاق واقع ہو جائے گی[78]۔	خیر الفتاوی: ۵/۲۰۳
۹۱	مجھ پر عمر طلاق	طلاق بائن واقع ہو گی[79]۔	خیر الفتاوی: ۵/۸۴
۹۲	ہمارا باہم رہنا دشوار ہے	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو گی۔	خیر الفتاوی: ۵/۹۹
۹۳	تم طلاق ہو	صریح لفظ ہے، ایک طلاق واقع ہو گی[80]۔	فتاوی حقانیہ: ۴/۳۵۹
۹۴	بیوی میرے لیے مردار ہے	بلانیت طلاق بائن واقع ہو جائے گی[81]۔	خیر الفتاوی: ۵/۷۳
۹۵	میری بیوی مجھ پر ایسی طلاق جو ناجائز ہو	طلاق رجعی واقع ہو گی[82]۔	فتاوی حقانیہ: ۴/۳۶۵
۹۶	میرے کسی کام کی نہیں	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہو جائے گی۔	فتاوی دار العلوم دیوبند: ۹/۲۴۸

---

[75] خلاصۃ الفتاوی میں اسی کے قریب قریب الفاظ کو کنایہ طلاق قرار دیا ہے۔ والفظ: ولو قال لامرأته تو مرا نشائی تا قیامت او عمر لا یقع الطلاق بدون النية۔
اس لفظ کی تفصیل کے لیے امداد المفتیین ملاحظہ فرمائیں۔

[76] "لو قال اسپتري مني خرج عن كونه كناية اه وهل المراد عدم الوقوع به أصلاً أو أنه يقع بلا نية والظاهر الثاني وعليه فهل الواقع بائن أو رجعي والظاهر البائن لكون قوله مني قرينة لفظية على إرادة الطلاق بمنزلة المذاكرة۔" (رد المحتار، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ص:۲۹۸/۳، ط: سعيد)

[77] حوالہ نمبر ۶۲ ملاحظہ فرمائیں

[78] "وعلى هنا يحمل ما أفتى به العلامة أبو السعود أفندي مفتي الروم من أن علي الطلاق أو يلزمني الطلاق ليس بصريح ولا كناية أي لأنه لم يتعارف في زمنه ولذا قال المصنف في منحة إنه في ديارنا صار العرف فاشيا في استعماله في الطلاق لا يعرفون من صيغ الطلاق غيره فيجب الإفتاء به من غير نية كما هو الحكم في الحرام يلزمني وعلي الحرام وممن صرح بوقوع الطلاق به للتعارف الشيخ قاسم في تصحيحه وافتاء أبي السعود مبني على عدم استعماله في ديارهم في الطلاق أصلا لا يخفى اه وما ذكره الشيخ قاسم ذكره قبله شيخه المحقق ابن الهمام في فتح القدير وتبعه في البحر والنهر، ولسيدي عبد الغني النابلسي رسالة في ذلك سماها رفع الانغلاق في علي الطلاق ونقل فيها الوقوع عن بقية المذاهب الثلاثة۔
أقول وقد رأيت المسألة منقولة عندنا عن المتقدمين، ففي الذخيرة وعن ابن سلام فيمن قال إن فعلت كذا فثلاث تطليقات علي أو قال علي واجبات يعتبر عادة أهل البلد هل غلب ذلك في أيمانهم اه، وكذا ذكرها السروجي في الغاية كما يأتي وما أفتى به في الخيرية من عدم الوقوع تبعا لأبي السعود أفندي فقد رجع عنه وأفتى عقبة بخلافه وقال أقول الحق الوقوع به في هذا الزمان لاشتهاره في معنى التطليق فيجب الرجوع إليه والتعويل عليه عملا بالاحتياط في أمر الفروج اه۔" (رد المحتار، كتاب الطلاق، ۲۵۲/۳، ط: سعيد)
"ومن الألفاظ المستعملة الطلاق يلزمني والحرام يلزمني وعلي الطلاق وعلي الحرام فيقع بلا نية للعرف۔" (الدر المختار، كتاب الطلاق: ۲۵۲/۳، ط: سعيد)

[79] "و يقع بقوله أنت طالق بائن أو البتة أو أفحش الطلاق، أو طلاق الشيطان أو البدعة، أو أشر الطلاق، أو كالجبل--- واحدة بائنة إن لم ينو ثلاث۔" (الدر المختار مع تنوير الابصار، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ص: ۲۷۶-۲۷۷، ج: ۳، ط: سعيد)
عمر طلاق کا لفظ معنی میں طلاق دائم کے ہے، اس لیے اس کے معنی میں بینونت مراد ہو گی۔ (خیر الفتاوی)

[80] "وهو كانت طالق ومطالقة وطلقتك وتقع واحدة رجعية وإن نوى الأكثر أو الإبانة أو لم ينو شيئا كذا في الكنز۔" (الفتاوى الهندية، كتاب الطلاق، الطلاق الصريح، ۳۵۴/۱، رشيدية)

[81] "قال في البزازية وإن قال أنت علي كالحمار والخنزير أو ما كان محرم العين فهو كقوله أنت علي حرام۔" (رد المحتار، مطلب في قوله انت علي حرام)

[82] "ولو قال أنت طالق ما لا يجوز عليك من الطلاق طلقت واحدة۔" (الجوهرة النيرة، كتاب الطلاق)

Scanned with CamScanner

۹۷	میں اس کو اپنی عورت نہیں سمجھتا	بہ نیت طلاق سے طلاق رجعی ہوگی[83]۔	فتاوی دار العلوم دیوبند: ۲۸۵/۹
۹۸	جلدی بھیج دو ورنہ مجھے نہیں چاہیے	طلاق واقع نہیں ہوتی[84]۔	فتاوہ رحیمیہ: ۳۰۳/۸
۹۹	تجھے بالکل طلاق ہے	طلاق بائن واقع ہوگی[85]۔	فتاوی عباد الرحمٰن: ۵۱۸/۳
۱۰۰	میں نے تمھاری صفائی کردی	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[86]۔	فتاوی دار العلوم دیوبند: ۳۱۱/۹
۱۰۱	جا! میں نے جھگڑا صاف کردیا	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[87]۔	فتاوی محمودیہ: ۵۷۴/۱۲
۱۰۲	مجھے آئندہ کے لیے کوئی حق نہیں	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[88]۔	احسن الفتاوی: ۱۴۱/۵
۱۰۳	میرے مکان میں مت آنا، مجھ سے قطع تعلق	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی۔	فتاوی دار العلوم دیوبند: ۲۸۰/۹
۱۰۴	تم اپنی لڑکی لے جاؤ	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی۔	احسن الفتاوی: ۱۸۰/۵
۱۰۵	تازندگی اپنے والدین کے گھر پر رہو	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[89]۔	خیر الفتاوی: ۲۱۹/۵
۱۰۶	میں اس سے شادی نہیں کرونگا، ہمیشہ کے لیے بائیکاٹ ہے	بہ نیت طلاق سے طلاق بائن واقع ہوگی[90]۔	خیر الفتاوی: ۲۲۰/۵

[83] حوالہ نمبر ۶۵ ملاحظہ فرمائیں

[84] "ولو قال لا حاجة لي فيك ينوي الطلاق فليس بطلاق۔" (الفتاوی الهندية، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ۳۷۵/۱، رشيدية)

[85] "وإذا وصف الطلاق بضرب من الزيادة أو الشدة كان بائنا مثل أن يقول أنت طالق بائن أو البتة۔" (الهداية، ۲/۲۸۶، ط: رحمانية).

[86،87،88،89] "كنايات الطلاق لا يقع بها إلا بنية أو بدلالة الحال، ويقع بائناً إلا اعتدي واستبرئي رحمك وأنت واحدة فيقع بها واحدة رجعية. وألفاظ البائن قوله: أنت بائن، بتة، بتلة، حرام، حبلك على غاربك، خلية، برية، الحقي بأهلك، وهبتك لأهلك، سرحتك، فارقتك، أمرك بيدك، تقنعي، استتري، أنت حرة، اغربي، اخرجي، ابتغي الأزواج۔" (الاختيار لتعليل المختار، ۱۳۲/۳، دار الفكر العربي)

[90] "وفي الفتاوی لم يبق بيني وبينك عمل ونوى يقع ۔" (الفتاوی الهندية، كتاب الطلاق، باب الكنايات، ۳۷۵/۱، رشيدية)

Scanned with CamScanner